سوال

(318)مسئلہ وراثت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد گرامی فوت ہوئے، پسماندگان میں بیوہ، تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں، ان کا ترکہ دس مرلہ کا ایک مکان ہے، ہر ایک کو کتنا حصہ ملے گا، کتاب وسنت کی روشنی میں فتویٰ درکار ہے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال واضح ہو کہ سب سے پہلے میت کے ترکہ میں سے اس کے کفن ودفن کے اخراجات نکالے جائیں پھر اس کے ذمے جو قرض ہے وہ اتارا جائے اور شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس کی وصیت کو پورا کیا جائے، اس کے بعد جو مال بچے اسے ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ صورت مسؤلہ میں میت کے ترکہ سے بیوہ کا آٹھواں حصہ ہے کیونکہ میت صاحب اولاد ہے اور بیوہ کا حصہ دینے کے بعد باقی ۷/۸ ترکہ اولاد میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ لڑکے کو ایک لڑکی سے دوگنا حصہ ملے۔ سہولت کے پیش نظر کل جائیداد کے چونسٹھ حصے کیے جائیں اور بیوہ کو آٹھ حصے، ہر لڑکے کو چودہ اور ہر لڑکی کو سات، سات حصے دیے جائیں۔ درج ذیل صورت میں مکان کی مالیت کو تقسیم کر لیا جائے۔

بیوہ: ۸ لڑکا: ۱۴ لڑکا: ۱۴ لڑکا: ۱۴ لڑکی: ۷ لڑکی: ۷ کل: ۶۴

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:291

محدث فتویٰ